REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجب ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۴ امان ۱۳۳۵ھش ۔ ۴ مارچ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۵۵

بخدمت سید ظہور احمد صاحب بی۔ ایس سی
اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی
کلورکوٹ ضلع میانوالی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے"۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت

لاہور ۳ مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب لاہور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

اب حالت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ
احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

فرانس نے باقاعدہ طور پر مراکش کی آزادی تسلیم کرلی

دونوں حکومتوں نے ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کردیئے

فوج اور امور خارجہ بھی مراکش کے اختیار میں رہیں گے

پیرس ۳ مارچ۔ فرانس نے باقاعدہ طور پر فرانسیسی مراکش کی آزادی تسلیم کرلی ہے۔ دونوں حکومتوں نے ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ فوج اور امور خارجہ بھی مراکش کے اختیار میں رہیں گے۔ فرانس کی طرف سے وزیر خارجہ موسیو پینے نے اور مراکش کی طرف سے وزیر اعظم جناب بکائی نے اس اعلان کے مسودہ پر دستخط کئے۔ مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں ملک اب مشترکہ مفاد کے معاملات اور آپس میں تعاون بڑھانے کے سوال پر بات چیت کریں گے۔ مشترکہ اعلان پر دستخطوں کے بعد مراکش کے وزیر مملکت نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اب میرا ملک ایک آزاد مملکت ہوگا اور اس پر فرانس کی سرپرستی باقی نہیں رہے گی۔

اخبار احمدیہ

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات کو بخار میں کچھ کمی رہی۔
احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اقتصادی ترقی پر زیادہ توجہ دینے سے بغداد اور سیٹو کے معاہدات کی اہمیت اور ان کی افادیت میں بہت اضافہ ہوسکتا ہے (حمید الحق چوہدری)

کراچی ۳ مارچ۔ "وائس آف امریکہ" کے لئے ایک پیغام ریکارڈ کراتے ہوئے کل وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے اس امر پر زور دیا کہ جنوب مشرقی ایشیا اور بغداد کے دفاعی معاہدات کے ضمن میں اقتصادی ترقی پر زیادہ توجہ دی جائے۔ آپ نے کہا اس طرح ان معاہدات کی اہمیت اور افادیت میں اور بھی زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔ اس ضمن میں انہوں نے ان معاہدات میں شریک ملکوں کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کو اس بات کا اہل بنانا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی دفاعی اور دوسری ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرسکیں۔ اندریں حالات ترقی یافتہ ملکوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان معاہدوں میں شریک ملکوں کی اہمیت اور کارکردگی میں اضافہ کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ان معاہدات کی فوجی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حمید الحق چوہدری نے کہا کہ یہ محض دفاعی سمجھوتے ہیں۔ کسی قسم کے جارحانہ ارادوں اور سرگرمیوں کو ان میں قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔ پاکستان ان معاہدوں میں شرکت سے اپنی آزادی کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے داخلی طور پر امن کو برقرار رکھنے اور تخریبی سرگرمیوں کو ختم کرنے پر زور دیا۔

سیٹو کانفرنس میں شرکت کے لئے مسٹر کیسی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳ مارچ۔ سیٹو کانفرنس میں شرکت کے لئے آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی کل کراچی پہنچ گئے۔ کراچی پہنچنے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ سیٹو کانفرنس کے اجلاس سے جو ۶ مارچ کو کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ امن کے امکانات کو اور زیادہ تقویت پہنچے گی۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا مجھے خوشی ہے کہ پاکستان نے نئے دستور کی منظوری کے بعد دولت مشترکہ میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مغربی پاکستان اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی تشکیل مکمل ہوگئی

ملتان ۳ مارچ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر سردار عبد الرب نشتر نے مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے لئے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ کل یہاں انہوں نے بتایا کہ اسمبلی کے دو تہائی ممبروں نے مسلم لیگ کے عہد نامے پر دستخط کردیئے ہیں۔ اب صرف عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آنا باقی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق دو دن کے بعد پارٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

— واشنگٹن ۳ مارچ۔ سیٹو کانفرنس کے اجلاس کراچی میں شرکت کے لئے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کل واشنگٹن سے روانہ ہوگئے ہیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن کا کراچی کا دورہ منسوخ کردیا گیا

کراچی ۳ مارچ۔ لارڈ مونٹ بیٹن کا کراچی کا دورہ منسوخ کردیا گیا ہے۔ کل برطانیہ کے بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے ممبر ممالک کے دورے کے سلسلہ میں لارڈ مونٹ بیٹن کراچی نہیں جائیں گے۔ سیٹو کانفرنس کے سلسلہ میں برطانیہ کے اعلیٰ فوجی افسران آئندہ ہفتہ کراچی میں حکومت پاکستان سے ضروری صلاح و مشورہ کریں گے۔ علاوہ ازیں پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل چوہدری حال ہی میں لندن میں لارڈ مونٹ بیٹن سے بات چیت کرچکے ہیں۔ اس لئے ان کا کراچی جانا ضروری نہیں سمجھا گیا ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ ممکن ہے بعد میں وہ کسی تاریخ کو کراچی آئیں۔

گلب پاشا کی برطرفی پر مبارکباد کے تار

عمان ۳ مارچ۔ گلب پاشا کی برطرفی پر اردن کے شاہ حسین کو ملک کے مختلف حصوں سے مبارکباد کے پیغام موصول ہو رہے ہیں۔ گلب پاشا اردن کی افواج کے چیف آف سٹاف اور عرب لیجن کے برطانوی کمانڈر تھے۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۳ مارچ۔ آج صبح ۶ بجکر ۲۸ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو چھ بجکر ۴ منٹ پر غروب ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۵۶ء

اسلامی تعلیم پر عمل

روزنامہ کوہستان راولپنڈی مورخہ ۲۶ر فروری ۱۹۵۶ء میں جناب ناصر صاحب بخاری کی ایک تحریر "اللہ کی کتاب" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ

"دنیا کی تمام آسمانی کتابوں میں قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو انسانی تحریف اور زمانے کی دستبرد سے آج تک پوری طرح محفوظ رہی ہے۔ نسل انسانی کے اس مکمل ضابطۂ حیات کی حفاظت خود خدائے بزرگ و برتر کے ذمے رہی ہے۔ اور جب تک زمین و آسمان کا یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ فطرت کا یہ عظیم الشان صحیفہ ہمیشہ محفوظ رہے گا۔"
(کوہستان راولپنڈی مورخہ ۲۶ر فروری ۱۹۵۶ء)

اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم مسلمانوں کا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت ہے۔ اور جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

ترجمہ:۔ ہمیں نے یہ ہدایت اتاری ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قیامت تک کے لئے دنیا کی رہنمائی کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور اس لئے اس کی قیامت تک حفاظت اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اس میں قطعاً کبھی کوئی تحریف نہیں ہو سکے گی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر انسان اس ہدایت پر کاربند ہوں۔ تو وہ ہر قسم کی فلاح پائیں گے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے۔ جیسا کہ جناب ناصر صاحب بخاری نے فرمایا ہے۔

"جب تک مسلمان قرآن حکیم کے احکام اور سنت رسولؐ کے مطابق چلتے رہے۔ وہ نہ صرف خود گمراہی کے اندھیروں سے بچے رہے۔ بلکہ انہوں نے ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں بھٹکے ہوئے انسانوں کو ظلم و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر نور و ہدایت کے راستے پر لا ڈالا۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم ترین کتاب نسل انسانی کے لئے مشعل راہ بنی رہی۔ اور اسی کے احکام کے مطابق عمل کر کے مسلمان دنیا پر غالب رہے یہ اسی قرآن ہی کا اعجاز تھا۔ کہ عرب کے گنوار اور اجڈ بدو جس طرف جاتے تھے۔ دنیا کی نگاہیں ادھر اٹھ جاتی تھیں۔"

اس کے بعد جناب ناصر صاحب لکھتے ہیں:۔
"لیکن آج ہم اسی عظیم الشان کتاب کے احکام پر عمل نہ کر کے جس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں" اور آج یہ حالت ہو گئی ہے۔ جیسا کہ جناب ناصر صاحب فرماتے ہیں:۔

"انسانوں کی بنائی ہوئی تعزیرات کی کتابوں سے سب ڈرتے ہیں۔ اور اس کے ضابطوں کا احترام کرانے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ لیکن پروردگار عالم کی کتاب تعزیرات سے بہت کم لوگ ڈرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اگر ہم اس قرآن عظیم کو کسی پہاڑ پر بھی نازل کرتے تو تم دیکھ لیتے۔ کہ وہ پہاڑ پہاڑ نہ رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ لیکن آج کل ہمارے دل خدا جانے پہاڑوں سے بھی سخت ہو گئے ہیں۔ کہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے۔ لیکن اللہ کے ڈر سے ہمارے دل لرز لرز کر ریزہ ریزہ نہیں ہوتے۔ اور ہمیں اپنی گمراہی کا احساس تک نہیں ہوتا۔"
(روزنامہ کوہستان راولپنڈی مورخہ ۲۶ر فروری ۱۹۵۶ء)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آج قرآن کریم پر کیوں عمل نہیں ہوتا۔ یہ ایک نہایت اہم سوال ہے۔ جس کو حل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم اس کو حل نہیں کر سکتے۔ تو ہم کو قرآن کریم کی تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ خود جناب ناصر صاحب کی یہ باتیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ ہمارے دلوں میں اس سوال کے حل کرنے کے لئے تجسس کی روح پیدا ہو چکی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جیسا کہ صاحب تحریر نے شروع میں ہی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق قرآن کریم کی عبارت میں کوئی تحریف نہیں ہوئی۔ اور نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ اور سنت رسول اللہؐ بھی موجود ہے۔ مگر پھر بھی ہماری یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ ہم ان فوائد سے محروم ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

اس کا ایک جواب تو جناب ناصر صاحب کے ان الفاظ سے ہی نکلتا ہے کہ "انسانوں کی بنائی ہوئی تعزیرات کی کتابوں سے سب ڈرتے ہیں۔ اور اس کے ضابطوں کا احترام کرانے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔" دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم عقلیت پرست ہو گئے ہیں۔ اور ہم نے قرآن کریم کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنی عقلوں اور رجحانات کو اپنا رہبر بنا لیا ہے۔

یہ کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہے۔ اگر ہم انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا بغور مطالعہ کریں۔ تو ہم کو یہ حقیقت صاف نظر آئیگی۔ کہ ہر فرستادۂ خدا کے کچھ عرصہ بعد اس کی آوردہ تعلیم کا اثر عوام کے دلوں سے بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتا رہا ہے۔ اور انسان نفس امارہ کی ڈھلوانوں پر پھسلتے پھسلتے آخر لادینی کی وادیوں میں پہنچ جاتے رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مسلمانوں کے متعلق جناب مضمون نگار نے اپنے اس مضمون کے آخر میں اشارہ کیا ہے انبیاء علیہم السلام کی آوردہ صحیح تعلیم کی اکثر لوگ من مانی تاویلیں کرنے لگتے ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کے وقت چونکہ ظاہری سامان حفاظت نہیں تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نئے سرے سے ان میں سے بعض کو اپنی شریعت دے کر بھیجتا رہا ہے۔ تاکہ اسے زمانہ کے ارتقائی حالات کے مطابق پھر پیش کیا جائے۔ لیکن چونکہ قرآن کریم ایسے زمانہ میں نازل کیا گیا۔ جبکہ حفاظت کے ظاہری سامان مہیا ہونے والے تھے۔ جن کا علم صانع کائنات کو یقیناً تھا۔ اس لئے اس میں مکمل شریعت بھیجی۔ اور وعدہ فرمایا۔ کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آج باوجود اس مکمل تعلیم کی موجودگی کے اور سنت رسول اللہؐ کی موجودگی کے مسلمان اس سے کیوں ہٹ گئے ہیں۔ اس کا جواب جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا وہی تکوینی اصول ہے۔ کہ ہمارے پاس گو تعلیم مکمل طور پر بلا تغیر و تبدل موجود ہے۔ مگر ہم بتدریج اس کی روح سے دور ہوتے چلے جاتے رہے ہیں۔ اور ہم نے نفس امارہ کے زیر اثر نہ صرف اس تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ اسی اثر کے ماتحت آیات بینات کی من مانی تاویلیں ہم کرتے چلے آتے ہیں۔ اور اسلام کو ایک ایسا دین بنا کر رکھ دیا ہے۔ کہ جس کا نام و نشان بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول اللہؐ میں موجود نہیں ہے۔ یہ کوئی محض فلسفیانہ خیالی نکتہ نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں اس کی تفصیل [illegible] بیان کی گئی ہے۔ (باقی)

میری بیماری

(رقم فرمودہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مدظلہ از حیدر آباد دکن)

میں علی العموم اپنی نسبت اطلاعات شائع کرانے کا عادی نہیں ہوں۔ لیکن کچھ عرصہ سے چونکہ میں خطوط کے جواب نہیں دے رہا۔ احباب کے شکووں کے دفتر کھل گئے ہیں۔ اس لئے یہ چند سطریں بطور عذر شائع کرا رہا ہوں۔ میں اوائل اپریل سے بلڈ پریشر اور اس کے عوارض سے بیمار ہوا۔ اگست تک میں نے پرواہ نہ کی۔ اور کام کرتا رہا۔ جب حملہ شدید ہوا۔ تو ڈاکٹروں نے آسان نسخہ آرام کامل علاوہ ادویات کے تجویز کیا۔ اور مجھے فرلش بنا دیا۔ اور میری کام کرنے کی قوتوں کو قید کر دیا۔ اس وجہ سے خطوط کے جواب اور استفسارات کے جواب سے قاصر ہو رہا ہوں۔ اب میں نے اس نسخہ کے ساتھ بغاوت کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ نتیجہ دونوں صورتوں میں اللہ کریم کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ حیات و ممات کا وہی مالک ہے۔ پس میرے مخلص احباب قدیم (صحابہ کرام) دلگیر نہ ہوں۔ کہ مسافر منزل کے قریب ہو رہا ہے۔ اس کے بخیر و خوبی منزل مقصود پر پہنچنے کی دعا کریں۔ عمر کا بڑا حصہ ۸۴ سال گذر گئے۔ ۸۵ واں شروع ہے۔ کنارہ کی بابت کہہ نہیں سکتا۔ ہاں ؎

ذوق اس بحر فنا میں کشتی عمر رواں
جس جگہ پر جا لگی وہی کنارا ہو گیا

اس عرصہ میں حیات احمد کا کام کچھ ہوتا رہا۔ تکمیل کی توفیق کا امیدوار ہوں۔

(خاکسار عرفانی الاسدی موسس الحکم)

بیرونی مشنوں کے حالات پر مشتمل اہم کتاب کے متعلق اعلان

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وکالت تبشیر کی طرف سے بیرونی مشنوں کے حالات کے بارے میں عنقریب ایک کتاب شائع کی جا رہی ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کتاب کی قیمت ۱۲ ر رکھی گئی ہے۔ چونکہ یہ کتاب کثیر تعداد میں تقسیم کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ اس لئے ضرورت مند جماعتوں کو رعایتی قیمت یعنی ۴ ر فی کاپی کے حساب سے بھی مل سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں خط و کتابت وکالت تبشیر ربوہ کے نام ہونی چاہئے۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نوجوانانِ جماعت سے خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں

خدام احمدیہ کے یہ معنی نہیں کہ تم احمدیت کے خادم ہو بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ تم احمدی خادم ہو

جماعت احمدیہ کے نوجوان ابدال اور اسکے بوڑھے اقطاب ہونے چاہئیں

دعاؤں پر زور دو۔ اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ اور احمدی سٹینڈرڈ کے مطابق خدمتِ خلق کرو

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع میں ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء کو نوجوانانِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے انہیں خدمتِ خلق۔ خدا تعالیٰ پر توکل اور دعاؤں سے کام لینے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ آئندہ تمہارا ایک نعرہ انسانیت زندہ باد ہونا چاہیئے۔ —— حضور کی یہ مفصل تقریر افادۂ احباب کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

تقریر نویس:۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل چونکہ پہلی دفعہ

انصار اور خدام کا اکٹھا جلسہ

ہوا تھا۔ اس لئے ملاقات کے وقت میں کچھ گڑبڑ ہوگئی تھی۔ صحیح طور پر نہ انصار میں انتظام ہو سکا۔ اور نہ خدام میں ہوا۔ اسی لئے میں نے چاہا۔ کہ آج میں پھر خدام میں آؤں۔ اور یہ بھی مناسب سمجھا۔ کہ کچھ الفاظ بھی کہہ دوں۔

احباب کو علم ہے کہ اس سال کے شروع میں مجھ پر ایک نہایت ہی خطرناک بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ اور اب تک اس بیماری کے آثار چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دماغ کو اتنا صدمہ پہونچا ہوا ہے۔ کہ میں بڑی جلدی تھک جاتا ہوں۔ دو منٹ بھی بات کروں۔ تو دماغ میں کوفت محسوس ہوتی ہے۔ یوں تو عقیدتاً دعا پر ہمارا ایمان ہے ہی مگر واقعاتی طور پر بھی

یہ ایک حقیقت ہے

کہ جب بھی جماعت کے بعض دوستوں نے خاص طور پر دعائیں کی ہیں اس دن میری طبیعت اچھی ہوگئی ہے۔ اس جلسہ کے ایام میں انصار خصوصیت کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں کل کی کوفت کے باوجود آج صبح میں نے اپنی طبیعت بہت ہی خوشگوار محسوس کی۔ اور میری آواز بھی اونچی نکلتی رہی۔ ملاقاتیں بھی میں نے کیں۔ اور کام کی ایسی طاقت مجھے اپنے اندر معلوم ہوتی تھی۔ کہ میں عام دستور سے زیادہ کام کرنے کی توفیق پاتا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب بھی بیماری کے صدمہ کا اثر دماغ سے زائل ہوتا ہے۔ طبیعت میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی ڈاکٹروں نے کہا ہے۔ کہ آپ دماغ سے اس اثر کو زائل کرنے کی کوشش کریں لیکن دماغ سے اثر کا زائل کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ مگر بہرحال جب دعاؤں کے ذریعہ سے دماغ سے وہ اثر زائل ہوتا ہے۔ تو گو ایسی تندرستی تو نہیں ہوتی جیسے بیماری کے حملہ سے پہلے تھی۔ مگر اس وقت یہ ضرور محسوس ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری کا ایسا تصرف جسم پر نہیں ہے جیسا کہ وہ بعض وقت محسوس ہوتا ہے۔

آج جو انصار اللہ کی رپورٹ میرے پاس آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ کسی دوست نے

ایک سوال

کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ سب سے اعلیٰ مقام توکل کا مقام ہے۔ وہاں جواب تو دیئے گئے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ کچھ میں بھی اس بارہ میں کہوں۔

توکل کے معنے

ہوتے ہیں۔ انسان اپنی بات خدا کے سپرد کر دے۔ مگر مسلمانوں میں اس لفظ کا بڑا غلط استعمال ہوا ہے خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کے تو یہ معنے تھے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قاعدہ کے مطابق چلے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہاتھ پیر بھی دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دماغ بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض دنیوی سامان بھی دیئے ہیں۔ ایسی صورت میں خدا کے سپرد کرنے کے یہی معنے ہیں کہ جو کچھ خدا نے جس کام کے لئے دیا ہے۔ اس کو ہم استعمال کریں۔ پس توکل کا پہلا مقام یہ ہے۔ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے۔ جسمانی ہو یا مالی ہو یا اخلاقی ہو۔ اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اس کے بعد جو کمی رہ جائے۔ وہ خدا کے سپرد کر دیں۔ اور یقین رکھیں کہ خدا اس کمی کو ضرور پورا کر دے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا۔ آپ نے

بدر کے موقعہ پر

صحابہ رضی کی ایک ترتیب قائم کی۔ ان کو اپنی اپنی جگہوں پر کھڑا کیا۔ انہیں نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے۔ اور اس کے بعد ایک عرشہ پر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ گئے۔ یہ نہیں کیا۔ کہ صحابہ کو مدینہ میں چھوڑ جاتے۔ اور بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ جاتے۔ بلکہ پہلے صحابہ رض کو لے کر مقام جنگ پر پہونچے پھر ان کو ترتیب دی۔ اور ان کو نصیحتیں کیں۔ کہ یوں لڑنا ہے۔ اس کے بعد عرشہ پر بیٹھ گئے۔ اور دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ یہ توکل ہے۔ ہر وہ شخص جو ان سامانوں سے کام نہیں لیتا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس کو بخشے ہیں۔ اور کہتا ہے۔ میں خدا پر چھوڑتا ہوں۔ وہ جھوٹا ہے وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے۔ اور کہتا ہے اب یہ کام میں کرونگا۔ وہ بھی جھوٹا ہے۔ وہ خدا پر اعتبار نہیں کرتا۔ کام آسان ہوں یا مشکل

آخر ان کی کنجی خدا کے اختیار میں ہے

میں سارے یورپ میں پھرا ہر جگہ میں ڈاکٹروں سے یہی پوچھتا تھا کہ بتاؤ مجھے یہ دورہ کیوں ہوا۔ مگر کوئی جواب نہیں دے سکا۔ ڈاکٹر یہی کہتے تھے کہ آخر کچھ قدرت کے بھی تو سامان ہوتے ہیں۔ ہم ڈاکٹری طور پر آپ کو نہیں بتا سکتے

کہ یہ بیماری آپ کو کیوں ہوئی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قدرت نے بھی کچھ باتیں اپنے ہاتھ میں رکھی ہوتی ہیں۔ کوئی چیز ایسی آ گئی کہ اس کی وجہ سے آپ کو یہ دورہ ہو گیا۔ توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا نے تم کو طاقتیں دی ہیں۔ ان کو پورا استعمال کرو۔ بلکہ ایک دنیا دار سے بھی زیادہ استعمال کرو۔ اور اس کے بعد صوفی سے زیادہ خدا پر اعتبار کرو۔ اور یہ کہو کہ جو کمی رہ گئی وہ خدا پوری کرے گا۔ اور چاہے انتہائی مایوسی کا عالم ہو۔ پھر بھی ڈٹ کے بیٹھ جاؤ کہ نہیں

میرا خدا مجھے نہیں چھوڑیگا

جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں حضرت ابو بکر رض سے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا ہمارا کام یہ تھا کہ دشمن کو دھوکا دے کر وہاں سے نکل آتے سو نکل آتے۔ اب دشمن ہمارے سر پر آ پہنچا ہے۔ اب یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے۔ سو لا تحزن ان اللہ معنا۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ ہے توکل۔ پورے سامان استعمال کرو اور اس کے بعد خدا پر پورا یقین رکھو۔ اور چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ یہ سمجھو کہ خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم احتیاطیں کرتے تھے۔ صحابہؓ بھی آپ کے پہرے دیتے تھے۔ ایک دن ایک دشمن چھپ کر آپ کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ آپ کی تلوار کہیں ٹنگی ہوئی تھی۔ اس نے وہ اٹھائی اور اٹھا کر کہنے لگا۔ اب بتاؤ کون آپ کو مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ۔ ایسے توکل کے ساتھ آپ نے یہ بات کہی کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے۔ اور تلوار گر گئی۔ سو یہ ہے توکل اگر تم اس توکل پر قائم رہو اور ہمیشہ اپنے دوستوں کو اور اپنی نسلوں کو اس پر قائم رکھتے جاؤ۔ تو قیامت تک کوئی شخص تم پر ان شاء اللہ تعالے غالب نہیں آ سکے گا۔ بلکہ ہمیشہ تم ہی دشمن پر غالب آؤ گے۔ کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔

پھر میں

ایک اور بات

کہنی چاہتا ہوں۔ کل میں نے تم کو بھی دیکھا۔ اور تمہارا کو بھی دیکھا۔ شاید کچھ اسباب کا بھی اثر ہوگا۔ کہ فالج کی وجہ سے میری نظر کمزور ہو گئی ہے۔ اور میں پوری طرح دیکھ نہیں سکتا ہوں گا۔ لیکن بہر حال مجھے نظر یہ آیا کہ جیسے چہرے افسردہ افسردہ ہیں اور جھلسے جھلسے سے ہیں۔ میں نے سمجھا شاید میری بیماری کے خیال سے ایسا ہے چنانچہ میں نے بعض دوستوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا طوفان کی وجہ سے لوگوں کی مالی حالت خراب ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے ان کے چہرے افسردہ ہیں۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اگر میری بیماری اس کی وجہ ہو تو میں تو ایک انسان ہوں۔ آخر کتنا عرصہ تک تمہارے اندر رہے گا۔ اس کے بعد آخر خدا ہی سے واسطہ پڑنا ہے۔ کیوں نہ خدا ہی سے شروع سے واسطہ رکھو۔ دیکھو حضرت ابو بکر رض نے کیا سچائی بیان کی تھی کہ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت

اگر خدا پر توکل کرو گے

تو معلوم نہیں تمہارا اس دنیا کے ساتھ ہزار سال واسطہ پڑنا ہے۔ یا دو ہزار سال پڑنا ہے۔ بہر حال ہزار دو ہزار سال کا عرصہ خدا کے لئے تو کچھ بھی نہیں۔ مگر اس توکل کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا اس بیماری میں مجھے خیال آیا کرتا ہے۔ کہ کچھ جبر خواہ دوستوں کی بہت نیکیوں کی بھی سزا مجھے ملی ہے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ "خدا آپ کو عمر نوح دے"

عمر نوح تو ہزار سال کہتے ہیں۔ میں تو ستاسٹھ سال میں اپنے جسم کو ایسا کمزور محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے میری روح گویا قید کی ہوئی ہے۔ اگر بجائے عمر نوح کی دعا کرنے کے وہ یہ دعا کرتے کہ یا اللہ تو ہمارے خلیفہ کو اتنی عمر دے۔ جس میں وہ بشاشت کے ساتھ کام کر سکے اور تیری مدد اس کے ساتھ ہو۔ تو مجھے کتنا فائدہ ہوتا۔ اگر وہ مجھے عمر نوح ہی دے۔ نو ہزار سال کی تو قوم نہیں ہوا کرتی۔ قومیں تو دو دو ہزار سال چلتی ہیں۔ پھر بھی نو ہزار سال کے بعد میں تم سے جدا ہو جاتا۔ تو ایسی غلط دعا مانگنے سے کیا فائدہ تھا۔

دعا یہ مانگنی تھی

کہ یا اللہ تو ان کو ایسی عمر دے۔ جس میں ان کا جسم ان کا بوجھ اٹھا سکے۔ اور بشاشت سے یہ تیرے دین کی خدمت کر سکیں۔ اور ہمارے اندر وہ طاقت پیدا کر کہ جو کام تو ان سے لے رہا ہے۔ وہ ہم سے بھی لیتا چلا جا۔ یہ دعا میرے لئے بھی ہوتی اور تمہارے لئے بھی ہوتی اور اسلام کے لئے بھی ہوتی۔ سو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خوش رہو۔ آج ہی جب میں نے یہ واقعہ اپنے گھر میں سنایا تو انہوں نے بتایا کہ ریڈرز ڈائجسٹ میں

ایک امریکن کا مضمون

شائع ہوا ہے ریڈرز ڈائجسٹ امریکہ کا ایک بڑا مشہور رسالہ ہے۔ جو دو کروڑ کے قریب شائع ہوتا ہے اس میں اس نے لکھا کہ میں نیوزی لینڈ گیا۔ وہاں میں افسردہ رہنے لگ گیا۔ ایک دن میں بیٹھا تھا کہ ایک نیا شادی شدہ جوڑا جو ہنستا ہوا آ رہا تھا۔ وہ میرے آگے کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ ہماری خاطر ایک دفعہ مسکرا دو۔ کہنے لگا کہ میں جو مسکرایا تو پھر ہوں مسکرانے لگا کہ گویا اپنا وطن بھول ہی گیا اور میں مسکراتا ہی رہا۔ تم بھی

خدا اور اس کے رسول کی خاطر مسکراؤ

اپنے چہرے پر رونے کو کبھی نہ آنے دو اور مسکراتے چلے جاؤ تاکہ ساری دنیا تمہاری وجہ سے مسکراتی چلی جائے مگر ایسا مسکراؤ کہ اس کے ساتھ شیطان نہ مسکرائے۔ خدا مسکرائے۔ ایک مسکراہٹ ایسی ہوتی ہے جو خدا سے غافل کر دیتی ہے۔ اس کے ساتھ شیطان مسکراتا ہے اور ایک مسکراہٹ وہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ خدا بھی مسکراتا ہے۔ پس جس شخص نے یہ کہا کہ غربت آ گئی ہے طوفان آئے ہیں۔ اس نے بھی غلطی کی۔

صحابہؓ میں دیکھو

ایک صحابی عمرہ کے موقعہ پر اکڑ اکڑ کر طواف کر رہا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھیں تو اسکو بلایا اور فرمایا۔ اکڑنا خدا کو بڑا ناپسند ہے۔ لیکن تمہارے اکڑنے پر خدا خوش ہوا ہے۔ تم کیوں اکڑ رہے تھے۔ کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس لئے اکڑ رہا تھا کہ ملیریا کی وجہ سے سب کی کمریں ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔ میں نے کہا کافر ہمارا طواف دیکھ رہے ہیں۔ کہیں وہ ہماری ٹیڑھی کمریں دیکھ کر خوش نہ ہو جائیں کہ مسلمانوں کی کمریں ٹوٹ گئی ہیں۔ اسلئے میں اکڑ اکڑ کر چلتا تھا۔ کہ ان کو جتاؤں کہ ہم خدا کے فضل سے بیماریوں سے ڈرنے والے نہیں ہم اکڑ کے چلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کو تمہاری یہ ادا بڑی پسند آئی ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ ملک پر آفت آئے تو مومن سے زیادہ اور کون غمگین ہوگا۔ مگر اپنے غم کا تحفہ رات کے وقت خدا کے آگے نذر کے طور پر پیش کرو اور اپنی مسکراہٹیں دن کے وقت خدا اور اس کے رسول کے آگے پیش کرو تاکہ دشمن یہ نہ سمجھے کہ ان طوفانوں نے تمہاری کمریں توڑ ڈالی ہیں۔

یاد رکھو خدا نے اس زمین میں کمائی کی بڑی قابلیتیں رکھی ہیں۔ میں نے بار ہا

زمینداروں کو کہا ہے

کہ ہمارا ایک وفد جاپان گیا تھا انہوں نے بتایا کہ چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ جاپانی کما رہے ہیں۔ میں نے اٹلی سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ چودہ سو روپیہ فی ایکڑ اٹلی والے کما رہے ہیں۔ میں نے ہالینڈ میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تین ہزار روپیہ فی ایکڑ ہالینڈ والے کما رہے ہیں۔ ہمارے ملک کی اوسط زمین دو تین ایکڑ فی شخص بنتی ہے۔ تین ہزار فی ایکڑ کے لحاظ سے چھ ہزار کی آمدن یعنی پانچ سو روپیہ ایک مہینہ کی آمد بنتی ہے۔ گویا ای لے سی کے برابر تنخواہ ہو جاتی ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ ہمارے آدمی محنت کریں تاکہ اللہ تعالے ان کی زمینوں میں سے سونا اگلوائے۔ تاجر ایسی دیانت سے کام کریں۔ کہ دنیا بیس بیس میل سے ان سے سودا لینے آئے نوکر ایسی دیانت سے کام کریں۔ کہ افسر کہے میں نے رکھنا ہے تو احمدی رکھنا ہے۔ یہ بڑے دیانتدار ہوتے ہیں غرض اچھے سے اچھے کام کرو۔ زیادہ سے زیادہ محنت کرو۔ اور خواہ زمینداری ہو۔ تجارت ہو۔ ملازمت ہو۔ اپنے اعلیٰ نمونے پیش کرو۔ اور جب خدمت خلق کا وقت آئے۔ تو سب سے بڑھ کر خدمت خلق کرو۔

دیکھو عذاب تو عذاب ہی ہوتے ہیں

اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو

کہ خدا تعالے ہمارے ملک کو عذابوں سے بچائے۔ لیکن اس عذاب کے وقت میں تم کو جو خدمت کی توفیق ملی ہے تو یہ تو مسکرانے والی بات ہے۔ بہر حال خدمت کی توفیق ملنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو اور جب کسی مشکل میں بھی ملک پر کوئی مصیبت آ جائے

سب سے آگے اپنی جان کو خطرہ میں پیش کرو۔ تاکہ دنیا محسوس کرے۔ کہ تم دنیا کے لئے ایک ستون ہو۔ اور تمہارے ذریعہ سے ملک کی چھت قائم ہے۔ اگر تم اپنے اندر یہ تغیر پیدا کر لوگے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا۔ تمہارے اہل ملک بھی خوش ہوں گے۔ اور ملک بھی ترقی کریگا۔ اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری دشمنیاں نکل جائیں گی۔ اور تمہاری محبتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گی۔ پس

خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ

تمہارا نام خدام احمدیہ ہے۔ خدام احمدیہ کے یہ معنے نہیں۔ کہ تم احمدیت کے خادم ہو۔ خدام احمدیہ کے معنے ہیں تم احمدی خادم ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ سید القوم خادمھم۔ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ اگر تم واقع میں سچے احمدی بنو گے۔ اور سچے خادم بھی بنو گے۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی خدا تم کو سید بنا دے گا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا۔ اور لوگ سمجھیں گے۔ کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر

ملک کی خدمت

کرتے ہیں۔ سو اپنے اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہو۔ کہ تمہارے ذریعہ سے دنیا کا ہر غریب اور امیر فائدہ اٹھائے۔ نہ امیر سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو۔ نہ غریب سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے غریب بھی بندے ہیں۔ اور امیر بھی بندے ہیں۔ ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں امیر بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں مواقع ایسے آتے ہیں۔ کہ غریب بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں۔ تم دونوں کی خدمت کرو۔ کیونکہ احمدیت غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ بالشویک غریبوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اور کیپیٹلسٹ امیروں کی خدمت کرتے ہیں۔ تم خدام احمدیہ ہو۔ تمہارا کام یہ ہے۔ کہ امیر مصیبت میں ہو۔ تو اس کی خدمت کرو۔ اور غریب مصیبت میں ہو۔ تو اس کی خدمت کرو۔ یہاں تک کہ ہر فرد و بشر یہ سمجھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو اس کی نجات کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر قسم کی قومی ترقیات تم حاصل کروگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی۔ اور یاد رکھو کہ جہاں جہاں جاؤ۔ خدام کی تعداد بڑھانے

کی کوشش کرو۔ میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ تمام احمدیوں کا چالیس فی صدی خدام ہونے چاہئیں۔ سو اپنی جماعت کو جمعہ کے دن اور عید کے دن دیکھو کہ کتنی تھی۔ اور پھر دیکھو کہ کیا اس کا چالیس فی صدی خدام ہیں۔ اگر نہیں ہیں۔ تو ہر اک کے پاس جاؤ۔ اور اس کو تحریک کرو۔ کہ وہ بھی آئے۔ اور خدام میں شامل ہو۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ تم کو سچے طور پر خدام احمدیہ بننے کی توفیق دے۔ کیونکہ

ملک کو خدام احمدیہ کی ضرورت ہے

جیسے میں نے بتایا ہے۔ خدام احمدیہ جب ہم نے نام رکھا تھا۔ تو اس کے یہ معنے نہیں تھے۔ کہ تم احمدیوں کے خادم ہو۔ اگر تم یہ معنے کروگے۔ تو بڑی غلطی کروگے۔ اور ہم پر ظلم کروگے۔ خدام احمدیہ سے مراد تھا۔ احمدیوں میں سے خدمت کرنے والا گروہ۔ تم خادم تو دنیا کے ہر انسان کے ہو۔ لیکن ہو احمدیوں میں سے خادم۔ اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم احمدیوں کی خدمت کرو۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ احمدی ل سٹینڈرڈ کے مطابق خدمت کرو۔ چنانچہ دیکھ لو۔ لاہور میں طوفان آیا۔ مکان گرے۔ تو اس موقع پر جو احمدی معمار ہم نے بھیجے ان کے متعلق پولیس نے اور محلے والوں نے اقرار کیا کہ یہ آدمی نہیں یہ توجن ہیں۔ یہ تو منٹوں میں مکان تعمیر کر دیتے ہیں۔ تو یہ احمدی سٹینڈرڈ تھا۔ سو اپنا احمدی سٹینڈرڈ قائم کرو۔ اور اسے بڑھاتے جاؤ۔ دیکھو آج تو تم خدمت کرتے ہو۔ کل دوسروں کو بھی تحریک ہوگی۔ لیکن اگر

احمدی سٹینڈرڈ کے مطابق

تم خدمت کرنے والے ہوگے۔ تو دوسرے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہزار ہوں گے۔ اور تم پچاس ہوگے۔ لیکن تم پچاس ان ہزار سے زیادہ کام کر جاؤ گے۔ کیونکہ تمہارا سٹینڈرڈ احمدی سٹینڈرڈ ہوگا۔ اور ان کا سٹینڈرڈ اول تو احمدی سٹینڈرڈ نہیں ہوگا۔ دوسرے وہ فرق کریں گے۔ کہ یہ ہمارا دشمن ہے۔ اور یہ ہمارا دوست ہے۔ تم نے کہنا ہے۔ کہ ہم نے تو خدمت کرنی ہے۔ چاہے مخالف ہو یا دوست۔ اس طرح آپ ہی آپ تمہارا کام دوسروں سے بلند ہوتا چلا جائے گا۔ اور تم

ملک کے لئے ایک ضروری وجود

بن جاؤ گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے تم پر فضل نازل ہوں گے۔

جیسا کہ شروع میں میں نے کہا ہے۔

اللہ تعالےٰ پر توکل کرو

دعاؤں پر خاص زور دو۔ اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں سچی خوابیں دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں۔ تم نے

ابدال کا ذکر

سنا ہوگا۔ ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں۔ جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ کہ بڈھے بڈھے بھی آ کر کہتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ تمہارے احمدیوں کے بڈھے تو اقطاب ہونے چاہئیں۔ اور

احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں

وہ خوب دعائیں مانگیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کریں۔ کہ وہ اپنے فضل سے ان سے بولنے لگ جائے۔ اور وہ جوانی میں ہی صاحب کشف و کرامات ہو جائیں اور محلہ کے لوگوں کو جب مصیبت پیش آئے۔ وہ دوڑے دوڑے ایک خادم احمدیت کے پاس آئیں۔ اور آ کر کہیں کہ دعا کرو۔ ہماری یہ مصیبت ٹل جائے۔ جب تم جذبۂ اخلاص سے ان کے لئے دعا کرو گے۔ تو پھر خدا تمہاری دعائیں بھی زیادہ قبول کرنے لگ جائے گا۔ اور لوگوں کو ماننا پڑیگا۔ کہ تمہاری

دعا ایک بڑی قیمتی چیز ہے

بہر حال ان نصیحتوں کے بعد میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ مصافحہ تو میں کر چکا ہوں۔ اب آپ لوگوں کے لئے دعا کر کے آپ کو رخصت کرتا ہوں۔ باقی کام آپ کے منتظمین سرانجام دیں گے۔ میں آپ کو السلام علیکم کہہ کر آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو

اور قیامت تک آپ لوگ اور آپ کی نسلیں دین کی خادم رہیں۔ خدا کی محب رہیں۔ خدا سے تم محبت کرنے والے ہو۔ اور خدا تم سے محبت کرنے والا ہو۔ کبھی تمہارا دشمن تم پر غالب نہ آئے۔ بلکہ تم خدا کی مدد اور اسکی نصرت سے نیکی اور تقویٰ کے ساتھ لوگوں پر غالب آؤ۔ شرارت اور فساد کے

ساتھ نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ تاکہ اسلام تمہاری ترقی سے فائدہ اٹھائے۔ اور کسی کو تمہاری ترقی سے نقصان نہ پہنچے۔ اللّٰھم اٰمین۔

دیکھو۔ میں نے کہا تھا۔ کہ توکل کرو۔ سو توکل کے معنے ہیں

احمدیت کا صحیح مقام

اس کے لحاظ سے میں کہتا ہوں۔ کہ کہو۔ **احمدیت زندہ باد۔** (احمدیت زندہ باد کے نعرے) اور میں نے کہا تھا۔ کہ خدمت احمدیت کے سٹینڈرڈ پر کرو۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسانیت کو زندہ رکھنے کی کوشش کرو۔ سو اس کے مطابق میں کہتا ہوں۔ کہ

تمہارا نعرہ

یہ ہونا چاہیئے۔ **انسانیت زندہ باد۔** (انسانیت زندہ باد کے نعرے) اللہ تعالیٰ تم کو وہ سٹینڈرڈ قائم رکھنے کی توفیق دے جس سے وہ اعلیٰ جذبات جو انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ کے مطابق پیدا کئے ہیں وہ قائم رہیں۔ اور انسان کی وہ شکل دنیا کو نظر آئے۔ جس کے متعلق قرآن میں خدا کہتا ہے۔ کہ میں نے بنائی ہے۔ وہ شکل نظر نہ آئے۔ جو شیطان نے بنائی ہے۔ بلکہ تمہارے ذریعہ سے وہ شکل انسانیت کی دنیا کو نظر آئے۔ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور جس کے متعلق وہ فرماتا ہے۔ کہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔

اس کے بعد حضور نے السلام علیکم کہہ کر اور واپس تشریف لے گئے۔

بزم حسن بیان ربوہ کے زیر انتظام تقریری مقابلہ

مورخہ ۵/۳/۵۶ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں بزم حسن بیان قیادت کے زیر اہتمام تقریری مقابلہ ہو رہا ہے مقابلہ کے موضوع یہ ہوں گے: مقابلے میں حصہ لینے والے اپنے ناموں سے مجھے فوراً اطلاع کر دیں۔ (۱) وقف کی اہمیت (۲) پاکستان کے مقاصد کے حصول میں تم کس طرح مضبوط کر سکتے ہو (؟)

(۳) احمدیت کی حقیقی غرض اور اس کا...

(احمد صادق محمود ناظم تعلیم قیادت ربوہ)

درخواست دعا

میٹرک کا امتحان شروع ہے۔ احباب میرے اور دیگر تمام احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد دین صاحب لاہور چھاؤنی۔

دینی علوم کے حصول کی اہمیت

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی چیز کا علم ہی نہ ہو تو اس کے لئے کوشش بھی نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق آیا ہے وعلّم آدم الاسماء کلّھا کہ آدم علیہ السلام کو صفات الٰہیہ کا علم ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے ترقی کی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ؏ کہ بے علم نتوان خدارا شناخت

اس بیان سے علم دینی کے حصول کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ بعض لوگ جب بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اور انہیں دینی علم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اب بوڑھے طوطے کہاں پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔ آنجناب فرماتے ہیں:-

اُطلبوا العلم من المھد الی اللحد کہ اے مسلمانو علم کو حاصل کرو بچپن سے لے کر لحد میں پڑنے کے زمانہ تک۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کافی عمر کے تھے۔ ان حضرات نے باوجود کافی عمر ہونے کے قرآن کریم اور تمام دینی علم کو یاد کیا۔ اس سے فائدہ اٹھایا اور حدیث فلیبلغ الشاھد الغائب کے ماتحت علم کو آگے دوسرے اصحاب تک پہنچایا۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اس زمانہ میں علم کے حصول کی جو سہولتیں ہیں وہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھیں۔ مگر پھر بھی ان مقدسین نے تکلیفیں اٹھائیں اور اسلام کے حکم کی تعمیل کی اور بڑی قربانیاں کر کے اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ علاوہ ازیں علم دینی کے حصول کی اہمیت کا اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے آنجنابؐ فرماتے ہیں اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ یعنی عرب سے عجم جانا پڑے پھر بھی علم کو حاصل کرو۔

اب تو یہ ہوتا ہے کہ دنیوی علم کے حصول کے لئے لوگ انگلستان اور امریکہ جاتے ہیں مگر خدا رسولؐ کے فرمودہ کے مطابق علم دین کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔ اس زمانہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور اپنے احباب کو تلقین کرتی رہتی ہے اس مختصر نوٹ کی غرض بھی یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے انصار اللہ علم دینی کے حصول کے لئے خاص توجہ دیں۔ اور ایسا نمونہ قائم کریں کہ جماعت کے دوسرے حصے ان سے سبق حاصل کریں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

---

۱۵ پندرہ روزہ وقف

خدمت دین کے لئے ہر خادم سال میں کم از کم پندرہ دن وقف کرنے پر مکلف ہے۔ شعبہ اصلاح وارشاد نے خدام کی مساعی کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک فارم تجویز کیا ہے جو جملہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ یہ پندرہ دن کیسے صرف کئے جائیں؟ اس کے متعلق فارم مذکورہ میں ہدایات درج ہیں۔ مختصراً یہ کہ خدمت مخلوق خدا کا کوئی موقعہ ضائع نہ جانے دیا جائے۔ عہدیداران جماعت خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں۔

مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان برائے ضرورت ملازمت

ایک ڈسپنسر کوالیفائیڈ اور ایک موٹر ڈرائیور تجربہ کار کے لئے ملازمت کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ڈسپنسر یا موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو تو نظارت امور عامہ کو لکھیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

ولادت

(۱) جمعدار محمد مجید احمد صاحب پشاور کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

خالد لطیف معرفت کراچی بک ڈپو ۱/۲۲۰ گورنمنٹ نگر بہار کراچی

(۲) مورخہ ۲۲/۲/۵۶ و ۲۳ کی درمیانی شب کو اللہ تعالےٰ نے برادرم شیخ محمد اصغر صاحب انچارج سکھانہ سانگلہ ہل کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

نیز خاکسار بھی ان دنوں بعض مشکلات میں ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری تمام مشکلات دور فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد علی زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کوچہ احمدیہ ننکانہ شیخوپورہ

بکوش از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

دل وجان سے کوشش کر تا تیرے ہاتھوں کوئی خدمت ہو سکے۔ اگر یہ دارو ہاتھ لگ جائے تو بقائے دوام حاصل کرے گا (مسیح موعودؑ)

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں اب صرف دو ماہ کے قریب باقی ہیں۔ لیکن بجٹ کے مقابلہ میں وصولی میں ابھی بہت کمی ہے پس ضروری ہے کہ تمام احباب بھی اور عہدہ دار بھی ان دنوں پوری توجہ سے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ابھی وقت ہے لیکن انہیں کے لئے جو سنجیدگی کے ساتھ اپنے بقائے پورے کرنے کی فکر کریں۔ چندہ عام حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ بنیادی اور لازمی چندے ہیں مجھے امید ہے کہ تمام دوست شوق سے یہ خدمت سرانجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتے ہیں:- اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ (التوبۃ ع ۳)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور وہی ہاں اپنی مرادیں پائیں گے اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغات کی بشارت دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کے ہاں بہت بڑے اجر ہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

موجودہ پتوں سے اطلاع دیں

ایسے تمام احباب جو ایسی جگہوں پر قیام رکھتے ہوں جہاں کوئی جماعت قائم نہیں اور وہ کسی قریب کی جماعت میں شامل بھی نہیں اور اس وقت تک نظارت ہذا کے ساتھ ان کی خط وکتابت بھی نہیں مہربانی کر کے فی الفور اپنے موجودہ پتوں سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جماعتوں کے دوسرے دوست جن کو ایسے اکیلے افراد کا ذاتی طور پر علم ہو وہ بھی ان کے پتوں سے مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کئی مشکلات میں مبتلا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ بشیر احمد مبارک ملکانوالہ

(۲) میرے والد مکرم شیخ اللہ بخش صاحب سابق معاون ناظر امور عامہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے محمود احمد مکان نمبر ۷۵۳ کوچہ چابک سواراں لاہور

(۳) میرا لڑکا تقریباً پندرہ روز سے نمونیا سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مستری راحت علی محلہ الف دار الیمن ربوہ

(۴) ماسٹر فضل الرحمن صاحب بی۔اے بی۔ٹی گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ کے دو بچے امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں عبد الرحمن شاکر

(۵) میری بیوی پانچ سال سے بیمار ہے بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب جماعت اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۲۴/۲۴۲ اوکاڑہ

(۶) خاکسار کی ایک عزیزہ کئی دن سے بعارضہ بخار وپیچش بیمار ہے۔ احباب بسلسلہ عزیزہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (۲) برادرم محمد ابراہیم صاحب خلیل درویش قادیان میں بعارضہ بخار وکھانسی بیمار ہیں ستر فاقہ کے بعد پھر ان کو یہ تکلیف ہو گئی ہے۔ صحابہ کرام اور درویش بھائیوں سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (۳) برادرم عبد السلام صاحب خلیل ربوہ کے بچے بعارضہ بخار وخسرہ بیمار ہیں احباب کی خدمت میں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

قاضی محمد حنیف واقف زندگی دفتر رشد واصلاح

(۷) خاکسار نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے مقدمہ دائرہ کیا ہوا ہے۔ احباب خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مسعود اللہ احمدی ترنگ زئی۔ پشاور

(۸) میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان کی نظر کم ہو گئی ہے اور میری دو بچیاں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ملک محمد دین خادم دفتر آبادی ربوہ

آئین ۲۳ مارچ کو نافذ کیا جائے گا

کراچی ۲ مارچ۔ دستور یہ نے کل گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پہلا صدر منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

گورنر جنرل سکندر مرزا کا نام مرکزی وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق نے پیش کیا۔ اور مخلوط پارٹی کے دوسرے اراکین نے اس کی متفقہ طور پر تائید کی۔

مجلس دستور ساز ۵ مارچ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عارضی صدر کا انتخاب کرے گی۔ اس مقصد کے لئے کاغذات نامزدگی ۴ مارچ تک وصول کئے جائیں گے۔ اگر صدارت کے لئے ایک سے زیادہ امیدوار ہوئے۔ تو خفیہ رائے شماری کے ذریعے انتخاب کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ جب دستور ساز کا پہلا اجلاس ہو گا۔ تو مسٹر اے کے فضل الحق جنہوں نے ۱۵ سال پیشتر قیام پاکستان کی تاریخی قرارداد لاہور میں پیش کی تھی۔ ایک قرارداد میں یہ سفارش کریں گے۔ کہ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ منایا جائے۔ اور اس دن عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔

نوآبادیاتی درجہ کا خاتمہ

وزیر اعظم محمد علی دستوریہ میں اس مضمون کی قرارداد پیش کریں گے۔ کہ برطانوی دولت مشترکہ میں پاکستان کا نوآبادیاتی درجہ ختم کر دیا جائے۔ یہ قرارداد منظوری کے بعد ملکہ الزبتھ کو پیش کی جائے گی۔ اور اس کے بعد ۲۳ مارچ کو پاکستان کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ وزیر اعظم کی قرارداد میں یہ بھی کہا جائے گا۔ کہ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار جمہوریت کی حیثیت سے بدستور دولت مشترکہ کا رکن رہے گا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے پہلے صدر ۲۳ مارچ کو اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔

چھمب جوڑیاں پر قابض ہندوستانی فوجیوں کو مزید کمک بھیج دی گئی

کراچی ۲ مارچ حکومت ہند نے اگرچہ پاکستان کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ چھمب جوڑیاں کے سرحدی حادثہ کا تصفیہ ۱۹۴۸ء کے بین المملکتی معاہدہ کے مطابق کیا جائے۔ لیکن حکومت پاکستان کے باخبر ذرائع نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ چھمب جوڑیاں پاکستانی علاقہ ہے اور یہ کبھی حکومت ہند کے انتظام و انصرام میں نہیں رہا۔

ادھر معلوم ہوا ہے کہ چھمب جوڑیاں پر قابض ہندوستانی فوجیوں کو مزید کمک بھیج دی گئی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ہندوستانی فوجی مرغزار چھمب جوڑیاں میں آٹھ میل تک پاکستانی علاقہ میں گھس آئے ہیں۔

اس اطلاع کے مطابق ہندوستانی فوجیوں نے چھمب جوڑیاں کے علاقہ میں بکچے مورچے اور خندقیں کھود لی ہیں۔ پسندہ پولیس رینجرز کے دستے اس وقت چھمب سے تین میل شمال کی جانب ٹھہرے ہوئے ہیں۔

روس پاکستان سے تجارتی بات چیت کے لئے تیار ہے

کراچی ۲ مارچ۔ پاکستان میں روس کے نامزد سفیر اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے لئے آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔ روسی سفیر نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ روس پاکستان سے تجارتی بات چیت کے لئے پاکستان کو اپنا وفد بھیجنے یا اپنے ملک میں پاکستانی تجارتی وفد بلانے کے لئے تیار ہے۔ روسی سفیر سے استفسار کیا گیا کہ روس اور پاکستان کے درمیان تجارتی بات چیت کب تک شروع ہونے کا خیال ہے اس پر انہوں نے کہا میں اس موضوع پر پھر کبھی کسی وقت بات کروں گا۔

روسی افسر جاسوسی کے الزام میں گرفتار

تہران ۲ مارچ کل یہاں روسی سفارت خانے کے نائب فوجی اتاشی کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کا نام میجر اناطول آئیوان ورچ کنسٹوف ہے۔

تہران کے فوجی گورنر جنرل بختیار نے بتایا کہ روسی افسر کو گزشتہ رات تہران میں فوج کے حفاظتی افسروں نے گرفتار کیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس وقت روسی افسر شہری باس میں تھا اور اس کے ساتھ ایرانی نصائیہ کا وارنٹ افسر بھی تھا۔ وارنٹ افسر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ایک یونٹ ایکٹ میں ترمیم

کراچی ۲ مارچ۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے قیام وحدت مغربی پاکستان کے قانون مجریہ ۱۹۵۵ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ میں ترامیم کی توثیق کر دی ہے۔

اٹاری واہگہ کے راستے آمد و رفت

لاہور ۲ مارچ۔ یکم فروری سے ۱۴ مارچ تک کے عرصہ میں مغربی پاکستان سے اٹاری واہگہ سرحد کے راستے ۷۹۲ پاکستانی ہندوستان گئے اور ۳۷۸۴ ہندوستانی ہندوستان سے پاکستان آئے۔ جب سے اٹاری واہگہ کا راستہ کھلا ہے۔ اس وقت سے ۱۴ فروری تک کل ۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۳۹۱ پاکستانی اس راستے ہندوستان گئے۔ اور ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۱۴۸ ہندوستانی پاکستان آئے۔

روس اور بھارت میں ثقافتی معاہدہ ہو گا

نئی دہلی ۲ مارچ۔ بھارت کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد مستقبل قریب میں جب روس جائیں گے تو بھارت اور روس کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ گزشتہ سال ماہ دسمبر میں جب روسی رہنما بھارت آئے تھے۔ تو اس وقت بھارتی حکام نے اس قسم کے معاہدہ کے متعلق ان سے گفت و شنید کی تھی۔ مجوزہ ثقافتی معاہدے کی رو سے دونوں ممالک کے درمیان طلباء۔ پروفیسروں اور ثقافتی وفود کا تبادلہ ہو گا۔

گورنر جنرل نے ایک پروقار تقریب میں آئین کی توثیق کر دی

آئین نے ہمارے سیاسی تذبذب کو ختم کر کے واضح عزائم کے راستہ پر گامزن کر دیا ہے

کراچی ۲۳ مارچ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے کل صبح ایک ... اور پروقار تقریب میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی توثیق کر دی۔ گورنر جنرل نے اس ... پر ایک مختصر سی تقریر میں امید ظاہر کی کہ نئے آئین کی روشنی میں پاکستان بڑھے پھولے گا اور قوموں کی برادری میں اپنا جائز مقام حاصل کرے گا۔

اس سے پہلے آئین ایک بڑے جلوس کی شکل میں ... گورنر جنرل کے ہاں لے جایا گیا مجلس دستور ساز کی عمارت ... پر مشتمل تھا کل صبح یہ جلوس ... ۱۰ بجے وزیر اعظم چوہدری محمد علی مجلس دستور ساز کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب خاں اور دستور ساز کے دوسرے رکن ایوان میں جمع ہو گئے تھے ساڑھے دس بجے سے تھوڑی دیر بعد جلوس گورنر جنرل ہاؤس کو روانہ ہوا۔ وزیر اعظم محمد علی سپیکر مولانا عبدالوہاب خاں وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق۔ گورنر مغربی پاکستان مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب ایک کھلی کار میں جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ سپیکر وزیر اعظم اور ان کے رفقا جب دستور ساز کی عمارت سے باہر نکلے تو کراچی کے میئر ملک باغ علی اور معزز شہریوں نے انہیں ہار پہنائے۔ اور ہزاروں لوگوں کے ہجوم "پاکستان زندہ باد"، "اسلامی جمہوریہ پاکستان"، "محمد علی زندہ باد"، "قائد اعظم زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

جلوس کے گورنر جنرل ہاؤس پہنچنے تک بینڈ نغمات نور سے سنائی دیتے رہے۔ جلوس کے خاتمہ پر سپیکر وزیر اعظم اور ان کے رفقا نے دربار ہال میں اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ اس کے بعد نقارچی نے اس تاریخی تقریب میں گورنر جنرل کی آمد کا اعلان کیا۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا اور سپیکر مولانا عبدالوہاب خاں نے آئین توثیق کے لئے گورنر جنرل کو پیش کیا۔

یوم عظیم

گورنر جنرل سکندر مرزا نے اس موقع پر ایک مختصر سی تقریر میں کل کے دن کو پاکستان کی تاریخ میں یوم عظیم قرار دیا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ نئے آئین کی رہنمائی میں پاکستان کو خوشحالی نصیب ہوگی اور یہ قوموں کی برادری میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا

گورنر جنرل نے آئین سازی میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور ارکین دستور ساز کے شاندار کردار کا اعتراف کیا اور انہیں اس بات پر مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے آئین کی تیاری میں بڑی محنت اور حب الوطنی کے جذبہ سے کام کیا۔ آپ نے اقلیتی لیڈروں مسٹر ... کے داس اور مسٹر ... دتہ کی بھی تعریف کی اور اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ اگرچہ ان کے نظریات الگ تھے لیکن انہوں نے آئین سازی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ آپ نے کہا یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ اقلیتوں کے دل میں جمہوری نظریات کے لئے بڑی محبت ہے۔ آپ نے اقلیتوں کو یقین دلایا کہ انہیں پاکستان میں مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے اور میجر جنرل سکندر مرزا سربراہ مملکت کی حیثیت سے ذاتی طور پر ان کے حقوق کی نگہداشت کریں گے۔

گورنر جنرل نے جب "عظیم وزیر اعظم" مسٹر محمد علی کے "عزم اور احساس فرض اور حصول مقصد کے لئے جدوجہد" کی تعریف کی تو دربار ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

گورنر جنرل نے آئین پر مہر توثیق ثبت کرنے کے بعد "پاکستان پائندہ باد" کہہ کر اس پروقار تقریب کا اختتام کیا۔ اس کے بعد دربار ہال پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ بحریہ کے بینڈ نے قومی ترانے کی دھنیں بلند کیں اور دربار ہال میں عید کا سا منظر پیدا ہو گیا۔

نشری تقریر

گورنر جنرل نے کل شام ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ملک میں کم از کم مدت میں عام انتخابات کرائے جائیں گے اور اس بات کا پورا خیال رکھا جائیگا کہ انتخاب قطعاً منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا کہ آئین کی منظوری کے بعد سیاسی تذبذب یاد پارینہ بن کر رہ گیا ہے اور ہماری سیاست یقینی دور میں داخل ہو گئی ہے۔ اب ہماری قومی سرگرمیوں کے فیصلہ کن مرحلہ کا آغاز ہوتا ہے ہم واضح عزائم اور یقینی مقاصد کے صاف راستہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔ میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا آئین عوام کے ان جذبات و عقائد کا آئینہ دار ہے جن کی بدولت پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔

مساوات

گورنر جنرل نے آئین کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہا "آئین عوام کی حاکمیت کا حامل ہے جن کے منتخب نمائندے پارلیمنٹ میں عوام کی حکومت کے علمبردار ہوں گے۔ اس کے تحت تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے اور وہ قانون و انصاف کی نظروں میں برابر ہوں گے۔ انہیں ثقافتی و سماجی آزادی اور مذہب کے تحفظات کی پوری سہولتیں حاصل ہوں گی۔

یقین دہانی

گورنر جنرل نے اقلیتوں کو یقین دلایا کہ آئین کے تحت ان کی مراعات اور حقوق شہریت کی پوری حفاظت کی جائے گی اور پاکستان کے عامۃ الناس کی سماجی و اقتصادی فلاح و بہبود میں غیر مسلموں سے کوئی فرق روا نہیں رکھا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات اقلیتوں پر ذرہ بھر بھی اثر انداز نہیں ہوں گی۔ آپ نے کہا درحقیقت ... حکومت اقلیتوں کو اس مقصد کے لئے مناسب مراعات دے گی کہ وہ آزادی سے اپنی مذہبی تبلیغ اور ثقافتی نشوونما کر سکیں۔

عظیم محب وطن

گورنر جنرل نے وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں ایک "عظیم محب وطن" قرار دیا اور کہا یہ مسٹر محمد علی کی گرمجوشی و مستعدی ہمت و عزم اور خلوص و حب الوطنی کا جذبہ ہی تھا جس نے قومی امنگوں اور امیدوں کو پورا کر دیا ہے۔ آپ نے وزیر قانون مسٹر چندریگر کی کاوشوں اور وزیر داخلہ مسٹر فضل الحق کے فرض کی ادائیگی کے احساس کی بھی تعریف کی اور آئین سازی میں سردار امیر اعظم خاں کے نمایاں کردار کا بھی اعتراف کیا

اردن کے چیف آف سٹاف گلب پاشا برطرف کر دیئے گئے

عمان ۲ مارچ۔ اردن ریڈیو کے نشریہ کے مطابق شاہ حسین نے ایک فرمان کے ذریعہ اردن کی فوجوں کے انگریز چیف آف سٹاف لفٹنٹ جنرل گلب پاشا کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ ان کے ساتھ دو اور برطانوی افسر بھی سبکدوش کر دیئے گئے ہیں

نشریہ میں مزید بتایا گیا ہے کہ بعض اور اعلیٰ فوجی افسروں کو بھی مدت ملازمت سے قبل پنشن دے کر ہٹا دیا گیا ہے۔